اعلیٰ حضرت مجدِدِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلۡمَدِ یۡنَۃُ الۡعِلۡمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃُ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

ارشاد : جہنم کا مستحق ہے۔

اپنی زندگی میں ھی قَبر تیار کروانے کا حکم

عرض : اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں پختہ (یعنی پکی) قبر بنوا کر تیار رکھے یہ جائز ہے یا ناجائز؟

ارشاد : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں مرے گا۔

(پ ۲۱، لقمٰن : ۳۴)

قبر تیار رکھنا جائز ہے البتہ تیار رکھنے کا شرعاً حکم نہیں البتہ کفن سِلوا کر رکھ سکتا ہے کہ جہاں کہیں جائے اپنے ساتھ لے جائے اور قبر ہمراہ نہیں رہ سکتی۔

خُطبے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا کیسا؟

عرض : جمعہ وعیدین کا خطبہ مع بِسْمِ اللّٰہ جائز ہے؟

ارشاد : اَعُوْذُ بِاللّٰہِ آہستہ پڑھے اس کے بعد خطبہ پڑھے۔[1]

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ ، باب الجمعۃ ، مطلب فی قول الخطیب......الخ ، ج۳، ص ۲٤)

عمامے کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت

عرض : اگر نماز کے وقت عمامہ باندھ لے اور سُنّتوں کے وقت اُتار لے کہ دردِ سر کا گمان ہے تو جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد : خیر، مگر اَولیٰ (یعنی بہتر) یہ ہے کہ نہ اُتارے۔ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بغیر عمامہ کے برابر ہے۔

(کنز العمّال ،الباب الثالث فی اللباس،الحدیث ٤١١٣٠، ٤١١٣١، ج١٥، ص١٣٣)

بُخار کے شُکرانے میں نَوافِل ادا کرنے والے بُزُرگ

﴿اسی بیان میں ارشاد ہوا کہ﴾ دردِ سر اور بخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہوتے تھے، ایک ولی

[1]: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزّت فتاوی رضویہ جلد 8 صفحہ 302 پر اسی قسم کے سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: (بسم اللہ شریف) نہ بآواز نہ باخفا بلکہ تنہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ آہستہ پڑھ کر حمد الٰہی سے شروع کرے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج٨، ص٣٠٢)

اللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے درد سر ہوا، آپ نے اس شکریہ میں **تمام رات نوافل** میں گزار دی کہ ربُّ العزت تبارک وتعالٰی نے مجھے وہ مرض دیا جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہوتا تھا۔ اللہُ اَکْبَر! یہاں یہ حالت کہ اگر برائے نام درد معلوم ہوا تو یہ خیال ہوتا ہے کہ جلد نماز پڑھ لیں۔ پھر فرمایا: ہر ایک مرض یا تکلیف جسم کے جس مَوضع (یعنی جگہ) پر ہوتی ہے وہ زیادہ **کفّارہ** اسی موقع کا ہے کہ جس کا تعلق خاص اس سے ہے لیکن بخار وہ مرض ہے کہ تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے جس سے بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی **اللہ** تعالٰی کے حکم سے) تمام **رگ رگ کے گناہ** نکال لیتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ مجھے اکثر حرارت و درد سر رہتا ہے۔

خُلَفائے راشِدین کے زمانہ میں بدمذہب موجود تھے؟

عرض: حضور خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی فرقہ وہابیہ تھا؟

ارشاد: ہاں یہی وہ فرقہ ہے جسے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے امیر المؤمنین حضرت علی کرّم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے فہمائش (یعنی نصیحت) کی اجازت چاہی تھی اور بحکمِ امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالٰی عنہ) تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا: کیا بات امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی تم کو ناپسند آئی؟ انہوں نے کہا واقعہ صِفّین میں ابوموسیٰ اشعری (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو **حَکَم** (یعنی مُنصِف) بنایا یہ شرک ہوا کہ **اللہ** تعالٰی فرماتا ہے:

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ — حکم نہیں مگر **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے لئے۔

(پ۱۳، یوسف: ٦٧)

ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: اسی قرآنِ کریم میں یہ آیت بھی تو ہے:

فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا (پ۵، النساء:۳۵) — زن و شوہر میں خصومت (یعنی جھگڑا) ہو ایک حَکَم اس کی طرف سے بھیجو ایک حَکَم اس کی طرف سے۔

اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) ان میں مَیل (یعنی ملاپ) کر دے گا۔ دیکھو وہی طریقۂ اِستِدلال (یعنی دلیل پکڑنے کا طریقہ) ہے جو وہابیہ کا ہوتا ہے کہ علمِ غیب و امداد وغیرہما میں ذاتی (یعنی کسی کے دیئے بغیر حاصل ہونے والی شے) وعطائی (یعنی **اللہ** کی عطا سے حاصل ہونے والی شے) کے فرق سے آنکھ بند اور نفی کی آیتوں پر دعوئ ایمان اور اثبات کی آیتوں سے کفر۔ اِس جواب کو سن کر اُن میں سے پانچ ہزار تائب (یعنی توبہ کرنے والے) ہوئے اور پانچ ہزار کے سر پر موت سوار تھی، وہ